روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 30 اگست 2002ء 20 جمادی الثانی 1423 ہجری- 30 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 197

طیب رزق کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

اے میرے اللہ میں تجھ سے نفع مند علم، طیب رزق اور مقبول اعمال بجالانے کی التجا کرتا ہوں

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ مایقال بعد التسلیم حدیث نمبر 915)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دفعہ بباعث مرض ذیابیطس جو قریباً بیس سال سے مجھے دامنگیر ہے آنکھوں کی بصارت کی نسبت بہت اندیشہ ہوا کیونکہ ایسے امراض میں نزول الماء کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ تب خداتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنی اس وحی سے تسلی اور اطمینان اور سکینت بخشی اور وہ وحی یہ ہے (-) یعنے تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی۔ ایک آنکھیں اور دو اور عضو اور ان کی تصریح نہیں کی۔ اور میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ پندرہ بیس برس کی عمر میں میری بینائی تھی ایسی ہی اس عمر میں بھی کہ قریباً ستر برس تک پہنچ گئی ہے وہی بینائی ہے۔ سو یہ وہی رحمت ہے جس کا وعدہ خداتعالیٰ کی وحی میں دیا گیا تھا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 319)

ایک دفعہ قانون ڈاک کی خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا جس کی سزا پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ قید تھی اور بظاہر سبیل رہائی معلوم نہیں ہوتی تھی۔ تب بعد دعا خواب میں خداتعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ مقدمہ رفع دفع کر دیا جائے گا۔ اس مقدمہ کا مخبر ایک عیسائی رلیا رام نام تھا جو امرتسر میں وکیل تھا۔ اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ اس نے میری طرف ایک سانپ بھیجا ہے اور میں نے اس سانپ کو مچھلی کی طرح تل کر اس کی طرف واپس بھیج دیا ہے۔ چونکہ وہ وکیل تھا اس لئے میرے مقدمہ کی نظیر گویا اس کے لئے کارآمد تھی۔ اور تلی ہوئی مچھلی کا کام دیتی تھی۔ چنانچہ وہ مقدمہ پہلی پیشی میں ہی خارج ہوگیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ جلد 22 ص 248)

انٹرویو معلمین کلاس وقف جدید

معلمین کلاس وقف جدید میں انٹرویو کا پروگرام درج ذیل ہے:-

1- مورخہ 8 ستمبر 2002ء بوقت 9 بجے صبح تحریری امتحان ہوگا۔ 9 اور 10 ستمبر کو انٹرویو ہوگا۔

2- اخراجات آمدورفت نیز کامیاب ہونے کی صورت میں اخراجات میڈیکل امیدوار کو خود برداشت کرنا ہونگے۔

3- انٹرویو کیلئے اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

کفالت یتامیٰ

ایک عظیم خدمت

جماعت احمدیہ کے قیام کے سو سال پورے ہونے کی خوشی کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بے سہارا و نادار یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کیلئے جماعت کے سامنے "کفالت یکصد یتامیٰ" کی تحریک پیش فرمائی۔

یہ تحریک خاص طور پر ایسے بچوں کی خدمت کر رہی ہے جن کے والد وفات پا گئے ہیں، وہ نابالغ اور بے روزگار ہوں، طالب علم ہوں اور لڑکیاں غیر شادی شدہ ہوں۔ اس تحریک کے زیر انتظام ایسے مستحق یتیم بچوں کے حالات کے مطابق مرکز میں ایک رقم مختص کر دی جاتی ہے۔ جو مستحق خاندان کو بذریعہ منی آرڈر ہر ماہ بھجوادی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ عیدین اور شادی کے مواقع پر بھی تحائف بھیجے جاتے ہیں۔

بچوں کی کفالت کا ذمہ لینے والے احباب ایک یا ایک سے زائد یتیم بچوں کے اخراجات کی ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔ جس کی ادائیگی یکمشت یا ماہانہ کرتے ہیں۔ ایک یتیم بچے کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ مبلغ -/500 روپے سے -/1500 روپے ماہوار تک ہے۔ ایسے احباب بھی ہیں جو بغیر وعدہ کئے گاہے بگاہے رقم ارسال کرتے رہتے ہیں۔

ابتداء میں اس تحریک کے تحت ایک سو یتامیٰ کی پرورش کا منصوبہ تھا۔ لیکن اب خدا کے فضل سے

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1929ء

2 جنوری حضرت مولوی محمد صاحب (مزنگ لاہور) رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

12 جنوری پنجابی کے مشہور شاعر حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود 104 سال کی عمر میں فوت ہوئے

12 تا 18 جنوری حضور کا سفر لاہور۔

13 جنوری افغانستان میں امیر امان اللہ کے خلاف بچہ سقہ کی بغاوت۔ شاہ کو ملک چھوڑنا پڑا۔

14 جنوری حضرت مصلح موعود کی گورنر پنجاب سر جیفری ڈی مانٹ مورنسی سے ملاقات۔

24 جنوری حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

25 جنوری حضور نے خطبہ جمعہ میں انقلاب افغانستان پر تبصرہ کیا اور مسلمانوں کی رہنمائی کی۔

27،28 جنوری برھمو سماج کے زیر اہتمام کلکتہ کی مذاہب کانفرنس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا مضمون پڑھا گیا۔

28 جنوری تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں قادیان کے مرکزی اداروں کا تقسیم انعامات کا مشترکہ جلسہ ہوا۔ حضور نے تقریر فرمائی اور انعامات تقسیم کئے۔ یہ مرکز احمدیت میں اپنی نوعیت کا پہلا جلسہ تھا۔

31 جنوری پنجاب کے نمائندگان جماعت نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی اور مسلمانوں کے متفقہ چھ مطالبات پیش کئے۔

22 فروری حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب نے کرانل (افریقہ) کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

28 فروری جماعت کی کوششوں سے مسلم لیگ کے دونوں دھڑوں جناح لیگ اور شفیع لیگ کا اتحاد ہوا۔

22 مارچ حضور نے حضرت مسیح موعود کی کتب کی ایجنسیاں قائم کرنے، کتابوں کی قیمتیں کم کرنے اور اخبارات کی توسیع کی طرف توجہ دلائی۔

23 تا 26 مارچ انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ ہوا۔

29 تا 31 مارچ سالانہ مجلس مشاورت۔

31 مئی الفضل نے جلسہ ہائے سیرۃ النبی کے لئے خاتم النبیین نمبر شائع کیا۔

2 جون سیرت النبی کے عالمگیر جلسے منعقد کئے گئے۔

جون حفیظ جالندھری کی قادیان آمد۔ مشاعرہ میں حضرت مصلح موعود کی شرکت۔

5 جون تا 30 ستمبر حضور کا سفر کشمیر، حضور نے اہل کشمیر کو اخلاقی، ذہنی اور روحانی تغیر پیدا کرنے کی دعوت دی۔

23 جون حضرت حافظ روشن علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

جولائی سات احمدی خواتین نے ''مولوی'' کا عربی امتحان پاس کیا۔ یونیورسٹی میں خواتین میں اول اور سوم آنے والی احمدی تھیں۔

جولائی حضور نشاط باغ میں خواجہ کمال الدین صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

7 اگست قادیان کا مذبح خانہ فتنہ پرداز ہندوؤں اور سکھوں نے گرا دیا جس پر سارے ہندوستان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔

15 اگست جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کے جلسہ میں حضور کا خطاب۔

30 اگست سائمن کمیشن کی رپورٹ پر حضور کا تبصرہ شائع ہوا۔

14 ستمبر مسلمانان فلسطین پر یہودی شورش کے خلاف قادیان میں جلسہ ہوا۔

30 ستمبر جموں میں حضور کا خطاب

ستمبر حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف ہوتی مردان رفیق حضرت مسیح موعود پر دعوت الی اللہ کے جرم میں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

اکتوبر حضور نے شاردا بل کے خلاف حکومت ہند کو مفصل بیان ارسال فرمایا۔

25 اکتوبر تا 4 نومبر حضور کا سفر لاہور۔ علاج اور احمدیہ انٹر کالجیٹ کی دعوت میں تقریر۔

15 دسمبر ہالینڈ کے ایک مشنری پادری ڈاکٹر کریمر قادیان آئے اور حضور سے ملاقات کی۔ انہوں نے واپس جا کر اپنے تاثرات کا نہایت عمدہ رنگ میں اظہار کیا۔

21 دسمبر کانگرس کے اجلاس لاہور میں حضور کا ایک انگریزی خط بعنوان ''ہندو لیڈروں کے نام اپیل''، تقسیم کیا گیا۔

27 تا 29 دسمبر جلسہ سالانہ۔ 29 دسمبر کو حضور نے فضائل القرآن کے موضوع پر خطاب فرمایا جلسہ پر 221 عورتوں نے بیعت کی۔ کل حاضری 17316 تھی۔

29 دسمبر کانگرس کے سالانہ جلسہ کے موقع پر مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔

متفرق

احمدیہ بیت الذکر نیروبی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

آپ لوگوں کی خدا تعالیٰ سنتا ہے

حضرت مولانا محمد حسین صاحب اپنا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

''شروع شروع میں جب میں نگلہ گھنو (ملکانہ) پہنچا تو وہاں کے دیو بندی مولوی نے شور مچا دیا کہ یہ مولوی آپ کو قادیانی بنا لے گا ان لوگوں نے اس بارے میں مجھ سے پوچھنا شروع کیا تو میں نے ان سے کہا کہ جب تک میں آپ کے پاس رہوں گا کبھی بھی اپنی زبان سے آپ کو احمدی ہونے کے متعلق نہیں کہوں گا اور اس پر آخر تک کاربند رہا مگر احمدیت کی ساری تعلیم ان پر واضح کر دی۔ جب میری تبدیلی کے دن قریب آئے تو وہاں کے ایک امیر اثر و رسوخ والے آدمی رئیس جان محمد خان صاحب نے خواب میں دیکھا کہ دنیا پر بارش سے تباہی آ چکی ہے اور آسمان سے سیر سیر بھر کے اولے گر رہے ہیں جن سے تمام باغات اور فصلیں تباہ ہو چکی ہیں اور میں تباہ شدہ چوپال کی ایک دیوار سے چمٹا ہوا ہوں اور رو رہا ہوں کیونکہ چرند پرند اور انسان سب مر چکے ہیں اور میدان اولوں سے بھرا ہے۔ میں بڑے غور سے دیکھتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ بیت محفوظ ہے اور اس کے اندر آپ بلند آواز سے قرآن پاک پڑھ رہے ہیں آپ کو دیکھ کر مجھے کچھ تسلی ہوتی ہے کہ مولوی صاحب تو زندہ ہیں مگر اولے بڑی کثرت سے گر رہے ہیں آپ بیت سے نکل کر میدان کی طرف چل دیتے ہیں اور میں گھبرا جاتا ہوں کہ اب مولوی صاحب نہیں بچیں گے مگر کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے اوپر نہ تو بارش ہی پڑتی ہے اور نہ اولے اور آپ جس طرف جاتے ہیں آپ کے سامنے راستہ پر سے اولے دونوں طرف ہٹتے جاتے ہیں اور راستہ صاف ہوتا جا رہا ہے میں بہت حیران ہوتا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ نہ تو آپ پر بارش ہی پڑتی ہے اور نہ اولے۔ آخر آپ اس میدان میں پہنچتے ہیں اور آپ ہاتھ اور منہ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتے ہیں کہ یکا یک بارش اور اولے بند ہو جاتے ہیں پھر آپ نے چاروں طرف گھوم کر پھونک ماری ہے جس سے تمام چار پائے، فصلیں، باغ، مکانات غرضیکہ ہر چیز دوبارہ آباد و شاداب نظر آنے لگتی ہے اور اسی خوشی میں میری آنکھ کھل جاتی ہے آج میں نے مان لیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور آپ لوگوں کی خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ آپ میری بیعت لکھ دیں میں نے کہا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آپ پر انعام ہے کہ آپ پر حق ظاہر کر دیا ہے اب اسے مفید بنانا آپ کے ہاتھ میں ہے آج رات سارے گاؤں والوں کو اکٹھا کر کے پہلے خواب سناؤ اور پھر بیعت کے متعلق مجھ سے بات کرنا چنانچہ رات کو انہوں نے تمام لوگوں کو اپنی خواب سنائی جس کے نتیجے میں وہاں سے کثرت سے لوگوں نے احمدیت قبول کر لی۔

(میری یادیں ص116 تا 117)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اہل کشمیر کی ہمدردی و غمخواری کے لئے عظیم خدمات

ایڈیٹر رسالہ "اصلاح" سرینگر مکرم مولوی عبدالواحد صاحب نے کشمیریوں کے حقوق کے لئے نمایاں خدمات کی توفیق پائی

محترم سید محمود احمد ناصر صاحب

1930ء میں کشمیر کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ ڈاکٹر محمد اقبال اور سر عبدالقادر بھی اس کے ممبر تھے۔ اس کمیٹی کے عظیم صدر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اہل کشمیر کی ہمدردی و غمخواری کے لئے جن عظیم خدمات کی توفیق ملی وہ کشمیر کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ ان خدمات کا ایک پہلو یہ ہے کہ یہ خدمات آپ کی ذات مبارک تک محدود نہیں رہیں بلکہ آپ نے مظلومان کشمیر کی ہمدردی و غمخواری کے لئے ایک فعال جماعت تیار کردی جس میں سب سے معروف نام تو شیخ محمد عبداللہ صاحب کا ہے۔ شیخ صاحب تو خود کشمیر کے رہنے والے تھے اپنے کمزور بھائی بہنوں کے لئے ان کی ہمدردی ایک طبعی بات تھی۔ صدر کشمیر کمیٹی نے اہل کشمیر کی محبت اور خدمت کا دم بھرنے والے ایسے مجاہد بھی تیار کئے جو کشمیری نہیں تھے۔ ان میں ایک نام محترم مولوی عبدالواحد صاحب کا ہے جو ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے مگر انہوں نے اہل کشمیر کی خدمات کیلئے اپنی زندگی وقف کردی تھی۔ آپ سالہا سال تک اخبار اصلاح سری نگر کے مدیر اعلیٰ رہے۔ اور اس دوران میں آپ نے اہل کشمیر کی رستگاری اور ان کی دکھ بھری زندگی سے نکالنے کیلئے جہاں قلمی جہاد کیا وہاں کشمیر کے گاؤں گاؤں قریہ قریہ چپہ چپہ جا کر اکثر پیدل کبھی خچر یا ٹٹو پر کبھی برف میں گھٹنوں تک چلتے ہوئے کبھی تیز رو ندی نالے پار کرتے ہوئے کشمیر کے عوام کے حالات معلوم کئے گورنروں ڈپٹی کمشنروں تحصیل داروں ذیلداروں نمبرداروں اور پولیس والوں کے ہاتھوں کشمیر کے باشندوں کی تکالیف کا جائزہ لیا اور حتی المقدور ان کے ازالہ کیلئے اپنی جان لڑادی۔ جابجا دوسروں نے بھی اس کا اقرار کیا چنانچہ جامع مسجد کوٹلی میں ایک عام اجلاس زیر صدارت مستری محمد عالم صاحب وائس پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

1۔ گزشتہ ایام میں مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اعلیٰ اخبار اصلاح سری نگر نے پیدل چل کر ہمارے علاقہ کا دورہ کیا ہمارے ناگفتہ بہ حالات کا بچشم خود ملاحظہ کیا اور ہماری مشکلات کے ازالہ کے لئے جو مضمون اخبار اصلاح مورخہ 9 مگھر 2001ء میں درج کیا وہ حرف بحرف درست ہے اور ہم اس کی پرزور تائید کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

محترم مولوی عبدالواحد صاحب نے یہ سفر کس طرح کئے اس کی رپورٹیں اسی زمانہ میں شائع بھی ہوتی رہیں جو اصل ماخذ سے ہی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں ان میں مولوی صاحب کی محنت جفاکشی قربانی چھپانے کی کوشش کے باوجود نہیں چھپ سکی۔ یہاں صرف ایک عام اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

پانی کی کمی کے باعث دقت

"گزشتہ دنوں میں گاندربل کی طرف گیا وہاں پر مختلف اصحاب سے مل کر معلوم ہوا کہ چونکہ کوہلوں کی صفائی باقاعدہ نہیں ہوتی اس لئے پانی کی کمی کی وجہ سے زمینداروں کو سخت مشکلات پیش آرہی ہیں پہلے قاعدہ تھا کہ محکمہ مال اپنی زیر نگرانی ان کوہلوں کی صفائی کرواتا تھا مگر اب ان کوہلوں کی صفائی کا انتظام زمینداروں کے سپرد کیا گیا ہے لیکن ان میں بھی خودبخود تعاون سے کام کرنے کی عادت پیدا نہیں ہوئی اس لئے عام آواز یہی ہے کہ حسب سابق محکمہ مال کے افسر کوہلوں کی صفائی کروایا کریں۔

ضروریات زندگی کے حصول میں دقت

اس دفعہ گاندربل میں سیاحوں کی تعداد بہت کم ہے جہاں پہلے کافی تعداد میں سیاح مقیم رہتے تھے اب اناج کھانڈ اور تیل خاکی میسر نہ آنے کی وجہ سے خال خال سیاح نظر آتے ہیں اور گاندربل امسال بے رونق ہو رہا ہے اس سے علاقہ کی اقتصادی حالت پر بھی برا اثر پڑا ہے کیونکہ سیاحوں کے قیام سے اس علاقہ کے لوگوں کو مختلف رنگ میں مالی فوائد بھی ہوتے تھے۔

ملازم بھی سخت نالاں ہیں ان کو فی کس چار ترک شال راشن ٹکٹ پر ملتی ہے جس سے نو دس سیر چاول زیادہ سے زیادہ نکلتے ہیں باقی ان کو بلیک مارکیٹ سے خرید کر پیٹ پالنا پڑتا ہے۔ کھانڈ اور تیل خاکی بھی بہت کم اور مشکل سے ملتا ہے۔ معلوم ہوا کہ تھانہ گاندربل کو تیل خاکی کی صرف ایک بوتل ماہوار ملتی ہے یہ تھانہ نہایت اہم شاہراہ پر واقعہ ہے یہاں بعض اوقات تمام رات لالٹین جلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

چھوٹے زمیندار خاتمہ کی طرف

اس علاقہ میں بڑے بڑے جاگیرداروں اور چک داروں کے باعث چھوٹے زمینداروں اور مزارعوں کی حالت سخت خراب ہے بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نگلنے کی سعی میں ہیں بڑے زمیندار چھوٹے زمینداروں کی زمینوں پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں اور ان سے اونے پونے داموں پر زمین رہن و بیع کر رہے ہیں۔

مجوزہ کی سختی

رعی لگ جانے کے باعث گزشتہ سال بعض زمینداروں کے ہاں شال پیدا نہ ہوئی یا کم پیدا ہوئی لیکن پھر بھی ان سے مجوزہ لیا گیا بعض کی زمین اس قدر کم تھی کہ ان کے لئے ان کے اپنے بال بچوں کا گزارہ بھی اپنی پیداوار میں نہیں ہوسکتا تھا لیکن پھر بھی ان سے جبراً مجوزہ لیا گیا لیکن اس کے بالمقابل صاحب اثر و رسوخ بعض اصحاب نے کافی شال ہونے کے باوجود مجوزہ زائد شال ادا نہ کی اور بلیک مارکیٹ میں اب فروخت کر رہے ہیں۔ اس کی تفصیل کے لئے آئندہ اشاعت کا انتظار کیجئے۔

(خاکسار عبدالواحد اصلاح 3 راگست 1944ء)

ان دورہ جات میں محترم مولوی صاحب نے جن باتوں کے لئے جدوجہد کی اس کی جھلکیاں دیکھئے۔

☆ **سرینگر:** یہاں بزازوں کی ایک انجمن عمل میں آئی ہے جو اپنے مفاد کے لئے حکومت سے ٹکر لینے کو بھی تیار ہے اس قسم کی انجمنیں بننے کی اطلاع جموں اور میرپور سے بھی موصول ہوئی ہے۔ دیکھئے حکومت غریب عوام کے مفاد کو مقدم کرتی ہے یا بزازوں کے مفاد کو۔ (اصلاح 13 جنوری 1944ء)

☆ **ترال:** اس علاقہ کے ذیلدار صاحب مسمی خواجہ اسد میر کے مظالم کا علاقہ بھر میں چرچا پایا جاتا ہے گوجر لوگوں کو ذیلدار صاحب نے اپنے مظالم کا خصوصیت کے ساتھ نشانہ بنا رکھا ہے (ایضاً)

☆ **گریز:** انجمن بہبودی مسلمانان گریز کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت خواجہ عزیز لون صاحب منعقد ہوا جس میں اس علاقہ کے ذیلدار خواجہ عبدالرحیم کی بعض غلط کاریوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکام بالا کو ذیلدار مذکور کے خلاف ایک مفصل یادداشت ارسال کی گئی (ایضاً)

☆ نمبردار، ذیلدار، چوکیدار، چپراسی، گارڈ پٹواری فارسٹر کانسٹیبل تھانیدار تحصیل دار وغیرہ اس قسم کے لوگ اپنی اپنی جگہ اپنے آپ کو حکمران خیال کرتے ہیں۔ غریب بے زبان بے کس زمیندار ہر وقت ان لوگوں کی وجہ سے مظالم کا شکار ہوتا رہا ہے۔ (اصلاح 13 رجنوری 1944ء)

☆ **ٹھاکر امر سنگھ:** ذیلدار رشی نگر تحصیل کولگام کے مظالم کے خلاف ایک عرصہ سے اصلاح نے آواز بلند کر رکھی ہے۔ موجودہ طرز حکومت سے ہمیں امید نہیں کہ وہ ایک سرمایہ دار جاگیردار سے خواہ اس نے کتنے ہی غرباء کے خون ناحق سے اپنے آپ کو رنگین کیا ہو کوئی خاص ایکشن لے (ایضاً)

☆ **پنڈت سروپ ناتھ جی ملا:** ہیڈ ماسٹر بیسک سکول سوگام لولاب کی آمد سے سکول ہر پہلو سے برباد ہو رہا ہے کیونکہ پنڈت صاحب ہیڈ ماسٹری کے علاوہ سوگام کی پوسٹ ماسٹری کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں جہاں سے انہیں آج کل فرصت ہی نہیں ملتی (ایضاً)

☆ **پونچھ:** آج یہاں ایک عام پبلک جلسہ ہوا جس میں لارل حادثہ پونچھ پر اظہار افسوس کیا گیا اور حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ وہ اس پل کی مرمت کا فوری اور مستقل انتظام کرے۔ (اصلاح 20 جنوری 1944ء)

☆ موضع ہاری بارگام کی مردم شماری دو ہزار نفوس پر مشتمل ہے حکام تعلیم سے استدعا ہے کہ یہاں اس سال گرلز سکول منظور کیا جائے۔ (اصلاح 17 رفروری 1944ء)

☆ **بانڈی پورہ:** سب اوورسیر پبلک ورکس وٹلب نے رشوت ستانی پر کمر باندھ کر قلیوں اور میٹوں کو سخت تنگ کیا ہے (ایضاً)

☆۔ موضع کہنہ موہری اور کوٹیڑی نجم خاں (پونچھ) کے سکھوں نے 15-16 ماگھ کو چند مسلمانوں کو کسی ذاتی منافقت کی بنا پر پکڑ کر خوب مارا اور ان کے منہ پر کالک مل کر ان کے گلوں میں جوتوں کے ہار ڈال کر تین میل کا چکر لگوایا ہے۔ (اصلاح 24 فروری 1944ء)

☆۔ ڈاکٹر صاحب ترالی کی ڈاکٹری کے تو کیا

کہنے انہوں نے سنگدلی میں جو نمونہ اختیار کیا ہے اس کے مطابق انہیں اگر کسی جگہ جلاد مقرر کیا جائے۔ تو موزوں ہوگا (ایضاً)

☆۔ علاقہ راجوڑ تحصیل ہندواڑہ میں ذرائع آبپاشی بالکل مفقود ہیں۔ (ایضاً)

☆۔ چوہدری راج محمد محرر تھانہ راجوری کی اعلانیہ رشوت اور مظلوم کشی اور بدخلقی اب اس لائق نہیں کہ اسے زیادہ دیر پردہ اخفا میں رکھا جائے۔

(ایضاً)

☆ قاضی گنڈ: کوآپریٹو سٹور کے تین مسلمان ملازموں کو بلاوجہ سٹور کی ملازمت سے علیحدہ کرکے سٹور کا سارا کام دو پنڈتوں کے سپرد کیا گیا۔

(اصلاح 2 مارچ 1944ء)

☆۔شفاخانہ چپلو میں ایک نرس کی ضرورت کو عرصہ سے محسوس کیا جارہا ہے جسے ابھی تک پورا نہیں کیا گیا۔ (اصلاح 9 مارچ 1944ء)

☆۔بلتستان کو نمائندگی کا حق دیا جائے اور عام پبلک چناؤ کے ذریعہ ممبران اسمبلی مقرر ہوں (ایضاً)

☆ ۔سری نگر میں سالانہ نمائش کے دنوں میں چند دن مذاہب کانفرنس کے لئے مخصوص کئے جائیں جن میں ریاست کے طول وعرض میں مذاہب کے نمائندگان اپنے اپنے مذہب کی ترجمانی کیا کریں اگر کچھ لوگ ناستک ہوں یا اصلاحی طور پر لامذہب ہوں تو وہ بھی اپنا نمائندہ اس کانفرنس میں بھیجیں اس طرح ہر سمجھدار باشندہ ریاست جہالت اور کورانہ تقلید سے آزاد ہو جائے گا اور اپنے لئے جو راستہ تجویز کرے گا وہ علم وعقل پر مبنی ہوگا (ایضاً)

☆ ۔باغ میں قحط کے آثار۔ ملٹری اور پولیس کو واپس کیا جائے۔

☆ ۔جس مطالبہ کو میں نے اس وقت پیش کرنا ہے وہ علاقہ کنڈی بالا تحصیل پلوامہ کے لوگوں کی بہتری کے لئے صرف اتنا ہے کہ اس علاقہ کا ایک مرکز گاؤں موضع کلر ہے جو شوپیاں اور پلوامہ سے مساوی فاصلہ پر واقعہ ہے............اس مرکزی جگہ کو نیم پختہ سڑک کے ذریعہ سے پلوامہ اور شوپیاں سے ملایا جائے۔

☆ ۔عام طور پر مختلف محکموں میں مسلمان (گو وہ شہری ہو یا دیہاتی) کو معمولی آسامیوں کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا مگر نام نہاد تناسب کو کسی حد تک پیدا کرنے کے لئے معمولی گریڈوں میں مسلمانوں کو لے ہی لیا جاتا ہے۔ اور اہم اور درمیانے درجہ کی آسامیوں پر برادران وطن کو ہی فوقیت دی جاتی ہے۔

(اصلاح 16 مارچ 1944ء)

☆ ۔ملکی ترقی کے لئے تعلیم سنگ بنیاد ہے۔

(اصلاح 22 مارچ 1944ء)

☆ ۔پونچھ میں ضرور کالج کھولا جائے۔

(اصلاح 6 اپریل 1944ء)

☆ ۔موضع گیرد کی پنچائت عام زمینداروں کے مقدمات کو کوئی اہمیت نہی دیتی البتہ بعض ممبران پنچائت اپنا جائز ناجائز قرضہ وصول کرنے میں مصروف ہیں۔ (ایضاً)

☆ ۔تحصیل کولگام علاقہ نارہ واؤ کے قریباً 60 گاؤں کے زمینداروں پر کتنا کھلم کھلا ظلم عرصہ دراز سے روا رکھا گیا ہے......... اخبار اصلاح نے امتیازی رنگ میں اس مظلومیت کو آشکارا کرنے کی کوشش کی (ایضاً)

☆ ۔پونچھ کے گرد سکول میں چند ماہ سے ایک سکھ استانی کو تعینات کیا گیا ہے یہ عورت اردو پڑھی ہوئی نہیں اور چونکہ سکول میں اردو پڑھانے والی استانی کی ضرورت تھی اس لئے اسے لڑکیوں کو اردو پڑھانے پر لگایا گیا ہے یہ استانی ایک ماسٹر صاحب سے چند الفاظ روزانہ پڑھ کر آتی ہے اور وہی لڑکیوں کو پڑھا کر چلی جاتی ہے۔ (ایضاً)

☆ ۔شفاخانہ کوٹلی کی حالت زار۔

(اصلاح 20 اپریل 1944ء)

☆ ۔ضلع اسلام آباد میں ایک بھی زنانہ ہسپتال نہیں۔ (ایضاً)

☆ ۔جمہور کے ہر جائز مطالبہ کو نفرت سے ٹھکرا کر یہ ثابت کیا جارہا ہے کہ استبداد کی خصوصیت یہ ہے کہ حاکم غیر مسئول ہو۔

(اصلاح 27 اپریل 1944ء)

☆ ۔علاقہ کرناہ میں چوروں کی ستم ظریفی۔

(ایضاً)

۔ حامیان ہندی کی دھوکہ دہی۔ ناظم تعلیمات اور اردو کے خلاف ناروا پروپیگنڈے کا بھانڈا چوراہے پر پھوٹ گیا۔ (اصلاح 18 مئی 1944ء)

☆ ۔محکمہ ٹیلی فون جموں کی تازہ بے انصافی۔

(اصلاح 25 مئی 1944ء)

☆ ۔تعلیم نسواں کی اہمیت وضرورت۔

(اصلاح 2 جون 1944ء)

☆ ۔مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اعلیٰ اصلاح نے مورخہ 3،5 جون 1944ء کو شاہی تحقیقاتی کمیشن میں اڑتالیس صفحوں پر مشتمل بیان پڑھا جس کا عنوان تھا ''ریاستی عوام کی گری ہوئی حالت کا دردناک نظارہ''

(اصلاح 13 جون 1944ء)

اس بیان پر مورخ کشمیر منشی محمد دین فوقؔ ایڈ اخبار کشمیری نے محترم عبدالغفار ڈار صاحب کے نام خط میں لکھا: ''چوہدری عبدالواحد صاحب کا بیان شاہی کمیشن میں ریاست کی آزادی اقتصادی اور ہر قسم کی کیفیت پر ایک بے لاگ تبصرہ ہے ایسا مفصل جامع اور مفید بیان کسی اور نے کہاں لکھا ہوگا۔

☆ اچھامل: یہاں پر میر واعظ احمد اللہ شاہ صاحب نے جامع مسجد بنانے کیلئے چندہ جمع کیا جو اچھامل کے بڑے بڑے زمینداروں کے سپرد کیا گیا انہوں نے وہ چندہ کاروبار میں صرف کیا مگر جامع مسجد نہیں بنائی۔

☆ ۔ضلع لداخ کی سرسبز تحصیلوں میں دیہات میں لکڑی کی کمی کے پیش نظر سرکاری طور پر باغات لگوائے گئے ہیں ایک ایک تحصیل میں دو دو لاکھ درختوں کی نرسری ہے ان پودوں کی معمولی اوسط قیمت سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ایک ایک تحصیل میں 75 ہزار روپیہ تک کی مالیت کے پودے تقسیم کئے گئے ہیں جو زمینداروں نے سرکاری رقبہ جات میں مفت نصب کرائے ہیں ان رقبوں کے اردگرد مفت ہی دیواریں بنانے کے علاوہ ان سب درختوں کی دیکھ بھال اور پرورش زمینداروں سے مفت حاصل کی جا رہی ہیں۔ درخت بڑے ہو جائینگے تو سرکار مفت میں ہی درختوں کی مالک کہلائے گی اور زمیندار ویسے کے ویسے ہی رہیں گے۔

☆ ۔پونچھ کے ایک ممبر اسمبلی سے اس دفعہ خان صاحب کیپٹن خان محمد صاحب ریکروٹنگ افسر پونچھ اپنی دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے اسمبلی سیشن میں شامل نہ ہو سکے اور پونچھ کے ساڑھے چار لاکھ انسانوں کی نمائندگی کا بار عظیم صرف سردار فتح محمد خان صاحب کو اٹھانا پڑا کیا ہی بہتر ہوتا اگر کیپٹن صاحب مستعفی ہو کر اپنی جگہ کسی اور خادم ملک کے لئے خالی کرتے.........(اصلاح)

بخدمت جناب مولانا صاحب مدظلہ

السلام علیکم!

آپ نے اپنے دورہ اور اس کے بعد اپنے جریدہ کے ذریعہ اہل بلتستان کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں ان کے لئے اہل بلتستان ہمیشہ ہمیش کیلئے آپ کے ممنون ہو گئے ہیں۔ عوام میں آپ کی ان خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے یہ مفلوک الحال قوم آپ کی ہمدردیوں کا اور کیا صلہ دے سکتی ہے۔

اہل بلتستان کی یہ زبردست خواہش ہے کہ آپ پھر امسال اس طرح تشریف لائیں اور اپنے پہلے دورہ اور اخباری مضامین کے نیک نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھیں:۔

محترم مولوی عبدالواحد صاحب کے کشمیر کے چپہ چپہ کے دورے صرف وادی کشمیر تک محدود نہیں تھے بلکہ سارا کشمیر ہی ان کی جولانگاہ تھا چنانچہ جب انہوں نے بلتستان کا دورہ کیا تو انہوں نے اہل بلتستان کی طرف سے یہ خط ملا۔

کشمیر کے گاؤں گاؤں قریہ قریہ میں مولوی عبدالواحد صاحب کے یہ دورے ان کی ذات تک محدود نہیں رہے بلکہ ان کے رفیق کاران کے کارکن اور ملازم بھی اس جذبہ سے سرشار ہوئے چنانچہ محترم مکرم عبدالغفار صاحب ڈار نے بھی غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ اس سلسلہ میں مولوی صاحب کے ایک کارکن محمد امین صاحب قریشی کی یہ تحریر بطور نمونہ پیش ہے۔

وزارت بارہ مولہ کے چشم دید حالات

مورخہ 20 مئی 1944ء کو سری نگر سے روانہ ہوا موضع سنگھپورہ تحصیل پٹن میں رات گزاری اگرچہ موضع مذکور میں ایک پرائمری سکول خاص کر پنچائت کمیٹی بھی ہے لیکن گاؤں کو تعلیم اور پنچائت نے ابھی تک کچھ فائدہ نہیں دیا۔ راستے کوچے صحن سب گندگی سے اٹے پڑے ہیں خود باشندے بھی بہت میلے رہنے کے عادی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ پنچائت دیہات سدھار کچھ بھی کام نہیں کرتی۔ اس کو چاہئے کہ وہ نقائص کو دور کرنے کی پوری کوشش کرے دوسری رات موضع تاپر میں گزاری۔ مقابلتاً اس گاؤں کی صفائی وغیرہ اچھی ہے خود لوگوں میں احساس نہیں ہے لیکن خوش قسمتی سے انہیں ایک مستعد نوجوان نمبردار خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب عشائی ملا ہے جو تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ کچھ قومی مذہبی رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس گاؤں کے لوگوں کی حالت دوسرے ملحقہ گاؤں سے کسی قدر بہتر ہے۔ وہاں سے سیدھا سوپور گیا سوپور سے علاقہ زینہ گیر، نہر زینہ گیر اس سارے علاقہ کو سیراب کرتی ہے جہاں اس علاقہ میں علاقہ مراج سے ایک لاکھ خردار شال آتی تھی اس کے برعکس اب یہ علاقہ قریبا ایک لاکھ خردار اپنے کھانے سے زائد پیدا کرتا ہے لیکن باوجود اس کے اس وقت اکثر لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ سوپور آ کر معلوم ہوا کہ پولیس نے مشہور چور رحمان مگرو اور جمال کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ ہردو اشخاص ایک بڑی پارٹی کے سرغنہ بتائے جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے تمام تحصیل میں دہشت قائم کر رکھی تھی جس وجہ سے لوگوں کا مال ہر وقت خطرہ میں رہتا تھا۔ انہیں کالموں میں ان کے متعلق پہلے بھی بہت کچھ لکھا گیا لیکن حکومت نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اب آخر تنگ آمد بجنگ آمد پر نوبت آ گئی ہے لوگوں نے خود اس کا علاج شروع کیا اب ہر گاؤں میں ایک جلسہ ہوتا ہے جہاں پر اس گاؤں سے نمبر دس بدمعاش یا آوارہ گرد اور مشتبہ اشخاص کو لایا جاتا ہے ان سے اب پبلک نیک چلنی کا وعدہ لیتی ہے اور چور گردی کے خلاف تقریر کی جاتی ہے اس سے بہت حد تک چوریوں میں کمی آ گئی ہے اور لوگ اب آرام کی نیند سو رہے ہیں وہاں سے پیدل ہندواڑہ آیا تحصیل میں لوگوں کا اژدہام دیکھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ لوگ دور دور کے دیہات سے کھانڈ کے لئے اجازت نامہ لینے آتے ہیں ایک دو دن صرف کر کے انہیں کھانڈ کا راشن ٹکٹ ایک مہینہ کے لئے مل جاتا ہے اس کے علاوہ کلرک کی خوشامد علیحدہ۔ یہ طریقہ مجھے عوام کے لئے بہت تکلیف دہ معلوم ہوا تحصیل دار صاحب کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ علاقہ کے ذیل دار یا نمبردار کے ذریعہ راشن ٹکٹ تقسیم ہوں۔

بمقام چوگل محکمہ دیہات سدھار کر پراپیگنڈا

پارٹی سے ملاقات ہوئی رات پارٹی کے ساتھ گزاری۔ یہ پارٹی اس علاقہ میں شیخ محمد مقبول صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ پارٹی کے ممبروں نے ہارمونیم، ریڈیو اور میجک لنٹرن کے ذریعہ اپنے کام کا پراپیگنڈا کیا۔ وہاں سے علاقہ لولاب کی طرف گیا۔ اس طرف سلطان خان سرپنچ موضع کروسن کے خلاف شکایت سنی کہ وہ پنچائت کے مقدمات میں رشوت لیتا ہے سو گام جا کر اس کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ شکایت درست ہے۔ اس علاقے کے راستے اور پل جو محکمہ جنگلات کے ماتحت ہیں وہ سب خستہ حالت میں ہیں جو پل گزشتہ سیلاب سے بہہ گئے تھے ان کے نہ بننے کے باعث لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کوہل دہ گام پر زیادہ گھراٹ لگانے سے کوہل کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے، اور پانی کی روانی میں بھی فرق آیا ہے اس سے زمینداروں کو کسی وقت تکلیف کا سامنا ہوگا۔ **میں تمام وادی لولاب میں گھوما۔** یہ علاقہ بلکہ میرا خیال ہے ساری تحصیل ہندواڑہ دوسری تحصیلوں سے بہت پست ہے لوگ زیادہ غریب ہیں عورتوں اور بچوں کو چیتھڑوں میں لپٹے ہوئے اور نیم برہنہ دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ دراصل یہ تحصیل پیداوار کے لحاظ سے بہت غریب ہے ٹھیکیداران جنگلات کی مزدوری پر ان کی زیادہ گزر اوقات ہے تحصیل ہندواڑہ میں دیہات سدھار کی بہت ضرورت ہے محکمہ کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ لولاب سے ہرے، نے ہرے سے راجواڑ پہنچا۔ جناب راجہ محمد سکندر خاں جو علاقہ دار راجپورہ جناب راجہ عنایت اللہ صاحب علاقہ دار زچل ڈارہ با اخلاق اصحاب ہیں ہر دو گاؤں میں کافی عرصہ سے پنچائتیں قائم ہیں جن کے سرپنچ وقت کے راجہ ہی ہوا کرتے ہیں۔ ان کی شہرت اچھی ہے (باقی آئندہ)

محمد امین قریشی

محترم عبدالغفار ڈار صاحب نے بھی مظلوم کشمیری بھائیوں کے لئے جو خدمات گاؤں گاؤں میں پھر کر سرانجام دیں ان کی ایک جھلک دیکھئے۔

''میں مورخہ 19 جون 1944ء کو قریباً ایک ماہ کے دورے کے بعد بخیریت سری نگری پہنچ گیا تھا مگر صرف ایک روز کے قیام کے بعد مجھے فوری طور پر چند دن کے لئے پھر سری نگر سے باہر جانا پڑا اس لئے ضلع مظفر آباد کے دورے کے حالات ہدیہ قارئین نہیں کئے جا سکے۔ اب جو حالات درج کئے جا رہے ہیں ان میں بھی اختصار کارفرما ہے۔

سری نگر سے روانہ ہو کر میں نے بارہ مولہ سے مظفر آباد کی طرف سفر اختیار کیا جس کے بعض کوائف درج ذیل ہیں۔

☆**بونیار اور ترنجن ویل:** بونیار ایک علاقہ ترکانجن ویل کے نام سے مشہور ہے یہ اپنی سرسبزی اور ظاہری دلفریبی کے لحاظ سے ہر شخص کے دل کو لبھانے والا ہے مگر ان دنوں میں اس علاقہ میں غلہ کی کمیابی کی وجہ سے غریب زمینداروں کو شدید تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے۔

☆**تحصیل اوڑی:** کے قصبات میں غلہ کی کمیابی کی عام شکایت ہے تحصیل دار صاحب اور نائب تحصیل دار صاحب اوڑی کو غلہ کا انتظام کرنے تک ضرور مصروف پایا مگر نہیں کہا جا سکتا کہ اس تحصیل کے سب بھوکوں کو روٹی میسر ہو رہی ہے۔

☆**مظفر آباد:** تحصیل مظفر آباد کا یہی حال ہے مفتی رشید الدین صاحب تحصیل دار مظفر آباد نسبتاً اچھا انتظام کر رہے ہیں مگر برا ہو مخفی ذخیرے رکھنے والوں کا کہ ان کی کوششیں ہر جگہ عوام کے لئے تکلیف اور دکھ کا باعث ثابت ہو رہی ہیں میں نے ان دنوں محکمہ مال کے ملازموں کو بظاہر اس بات میں منہمک پایا کہ وہ کسی طریق سے غلہ جمع کر کے ان لوگوں کو مہیا کریں جو خصوصی طور پر اس وقت فاقہ کشی کی زندگی گزار رہے ہیں مگر افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اس کا وہ فائدہ نہیں جو کہ ہونا چاہئے تھا اس کی وجہ جہاں ایک یہ ہے کہ ذمہ دار حکام عمدہ رنگ میں کوئی ٹھوس کوشش نہیں کرتے بلکہ ایک قسم کی بے دردی کا اظہار کر رہے ہیں وہاں یہ امر بھی اس کا باعث ہے کہ حکام متعلقہ کے ساتھ عوام کے نمائندوں کا حقیقی تعاون مفقود ہے۔ پھر یہ چیز بھی حوصلہ شکن ہے کہ غلہ دار لوگ عام طور پر اپنے اثر و رسوخ سے حکام پر کچھ اس رنگ میں چھا جاتے ہیں کہ انہیں ظالم نہیں تصور کیا جاتا ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے گریہ مسکین لوگوں کی ذہنیت کے خلاف حکام بھی ٹھوس قدم اٹھائیں اور عوام بھی ان حالات کا زیادہ دیر تک تماشا نہ دیکھتے رہیں جن کی بناء پر آج کل حالت بدتر ہو گئی ہے۔

☆**ترکانجن میں کان کنی:** علاقہ ترکانجن بونیار میں ایک لمبے چوڑے پہاڑ سے سیسہ برآمد ہوا ہے ایک عرصہ سے اس جگہ مکان اور مشینری مکمل کرنے کا کام جاری ہے جو عنقریب پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور پھر اس جگہ سے نہایت معقول مقدار میں سیسہ برآمد ہونا شروع ہوگا۔

اس کارخانہ کا ایک سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ سینکڑوں بے کار برسر روزگار ہونگے خصوصاً ایک تباہ حال علاقہ کی اقتصادی حالت پر نہایت خوشگوار اثر پڑے گا مگر یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے کارخانہ کھولنے اور چلانے والوں کو قطعاً کوئی قابل ذکر رعایت نہیں دی ہے اول تو حکومت کو اس قسم کے کارخانے خود کھولنے چاہئیں اگر ایسا کرنا حکومت کے بس کی بات نہ تھی تو کم از کم ایسے ٹھیکیداروں کو جن کے کام سے ملک کی مالی حالت پر اچھا اثر پڑنے کا یقینی امکان ہو جائز مراعات سے ضرور مشرف کرنا چاہئے......

☆**بازی گر طبقہ اور ٹیکس کا بچرائی:** ٹیکس کا بچرائی کے حصول کے سلسلہ میں جو زیادتیاں غریب بکر والوں، گوجروں اور دوسرے پہاڑی زمینداروں پر روا رکھی گئی ہیں ان میں باوجود بسیار چیخ و پکار کے کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اس سلسلہ میں میں جو نئی بات معلوم ہوئی وہ بھی قابل ملاحظہ ہے وہ یہ کہ

بازی گر بکر والوں کی طرح بالکل خانہ بدوش لوگ ہیں اور بکریاں بھیڑیں پالنے کے لحاظ سے ان دو فرقوں کا پیشہ واحد ہے بکر والوں کو یہ رعایت حاصل ہے کہ ان کے لئے بار برداری کے دو گھوڑے ٹیکس کا بچرائی سے مستثنیٰ ہوں مگر بچارے بازی گروں کو یہ رعائت بھی حاصل نہیں ان لوگوں کا پرزور مطالبہ ہے کہ حکومت ان پر اتنی سی مہربانی کرے اور انہیں بھی یہ معمولی سی رعائت عطا کرے............

☆**مظفر آباد سے آگے:** مظفر آباد میں مختصر سے قیام کے بعد کرناہ کی طرف روانہ ہوا اور اس طرف جاتے ہوئے گھوڑی میں بھی ٹھہرا۔ یہاں کے سکول کی حالت تو اچھی ہے مگر اس کے گرد و نواح میں تحصیل مظفر آباد اور تحصیل کرناہ کے اکثر پرائمری سکول ان دنوں بالکل بے رونق ہیں خصوصاً ان دیہات کے بعض سکول تو قریب قریب خالی پڑے ہوتے ہیں جن کے باشندے ان دنوں بہکوں کی طرف جا چکے ہیں۔ پنجگراں سے گزرتے ہوئے اسی طرح بعض اور سمجھ دار اصحاب سے ملتے ہوئے ہر سال یہ آواز سنتا ہوں کہ اس علاقہ کی تعلیمی حالت جبری تعلیم کے رائج کرنے کے سوا اور کسی صورت میں نہ ترقی کر سکتی ہے نہ سدھر سکتی ہے۔

محترم مولوی عبدالواحد صاحب کے 48 صفحات کے بیان سے جو انہوں نے شاہی تحقیقاتی کمیشن کے سامنے دیا کے اس اقتباس پر یہ مضمون ختم کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

معزز ممبران کمیشن آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جہاں انصاف اور پولیس کے مکمل اختیارات ایک ہی محکمہ کو حاصل ہوں وہاں عوام کی کیا گت بنتی ہوگی اس علاقہ میں ایک پرانا قانون فرنٹیر ریگولیشن کے نام سے جاری ہے۔ آپ یقین جانئے کہ اس قانون نے ان لوگوں کی حالت ناگفتہ بہ بنا رکھی ہے میں نے 1942ء میں اس علاقہ میں جو سفر کیا اس میں رونگٹے کھڑے ہونے والے واقعات سنے گو مجھے افسوس ہے میں صرف بلتستان واستور میں سفر کر سکا اور مجھے بدھوں کے علاقہ لداخ میں جانے کی اجازت نہ دی گئی لیکن اس قدر سفر میں بھی جو کچھ میں نے سنا و دیکھا وہ مجھے کپکپا دینے کے لئے کافی تھا افسران مال جس سے ناراض ہو جائیں اس کا کوئی ٹھکانا نہیں خود ہی چالان کر کے سزا دے دیتے ہیں اس لحاظ سے اسے سرزمین بے آئین کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا مجھے وہاں بعض افسرون (جو اپنی کارستانیوں کے ظاہر ہونے سے ڈرتے تھے) نے ڈیفنس ایکٹ کے تحت گرفتاری کی دھمکی دی لیکن جب مجھے انہوں نے گرفتار ہونے کے لئے تیار پایا تو وہ مجبوراً خاموش ہو گئے۔

(اصلاح 31 اگست 1944ء)

الحمد للہ کہ اب بلتستان کا علاقہ پاکستان کا حصہ بن چکا ہے اور ظلم کے پنجہ سے رہا ہو چکا ہے۔

قلعہ ہرسٹ (Hearst Castle) کیلیفورنیا

مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بہت سے ایسے تاریخی مقامات ہیں جو اپنی بناوٹ اور وسعت کے لحاظ سے عجوبہ روزگار ہیں۔ انسان دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ ان کی تعمیر اور ان کی تکمیل کے لئے کس قدر جانفشانی ذہنی کاوش اور وقت کی قربانی سے کام لیا گیا ہے پھر یہ کہ محض دنیاوی عیش و آرام اور نفسانی لذات کی تسکین کے لئے کتنی مال و دولت کو بے دردی کے ساتھ خرچ کیا گیا ہے ان مقامات میں سے ایک قلعہ ہرسٹ بھی ہے جس کو دیکھنے کے لئے میرے بیٹے عزیزم محمد نصیر 1996ء میں مجھے وہاں لے گئے یہ قلعہ امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس سے دو سو میل کے فاصلہ پر شمال میں سمندر کے کنارے ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

اس قلعہ کو ایک شخص ولیم رینڈلف ہرسٹ (William Randolph Hearst) نے تعمیر کروایا تھا اس کی تعمیر کا کام 1919ء میں شروع ہوا اور 11 سال کی مدت میں 1930ء کے اخیر میں مکمل ہوا مگر اس میں ترامیم اور کمی بیشی و تزئین کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔

امیر باپ کا بیٹا ولیم ہرسٹ 1863ء کو سان فرانسسکو (San Francisco) شہر میں پیدا ہوا اس نے مغربی ریاستوں میں بہت سی زمین کوڑیوں کے بھاؤ خرید لی یعنی صرف 70 سینٹ فی ایکڑ کے حساب سے اور 1865ء تک ایک وسیع و عریض علاقہ اس کی ملکیت میں آ گیا۔

اس فیملی کے پاس چونکہ پیسہ کافی تھا لہٰذا ولیم ہرسٹ دس سال کی عمر میں یورپ گیا اور 18 سال تک وہاں مختلف ممالک میں گھوما پھرا وہاں اسے

آرٹس کی چیزوں کے جمع کرنے کا شوق پیدا ہوا جس میں اس کی والدہ نے بھی کافی رہنمائی اور مدد کی پھر 1882ء میں اس نے ہارورڈ کالج (Harvard College) میں داخلہ لے لیا مگر اس کی زیادہ تر توجہ فلم تھیٹر ڈراموں اور تفریحی پروگراموں کی طرف رہی تعلیم کی طرف بہت کم توجہ دیتا جس کی وجہ سے اسے کالج سے فارغ کر دیا گیا۔ 23 سال کی عمر میں اسے جرنلزم (Journalism) کا شوق پیدا ہوا اور وہ اخبار سان فرانسسکو ایگزیمنر (San Francisco Examiner) کا ایڈیٹر بنا جو اس کے باپ کی ملکیت تھا پھر شکاگو۔ نیویارک۔ بوسٹن اور لاس اینجلس کے بعض اخبارات بھی اس نے خرید لئے۔ 40 سال کی عمر میں ولیم ہرسٹ نے نیویارک کی ایک لیڈی ملی کینٹ ولسن (Millicent Willson) سے شادی کی جس سے اس کے 5 بیٹے پیدا ہوئے

اس کے بعد وہ سال کا اکثر حصہ فیملی کے ساتھ نیو یارک میں گزارنے لگا مگر سال میں کئی بار ریاست کیلیفورنیا میں بمع فیملی اپنے باپ کی زمینوں پر پکنک منانے آتا اور وہاں ایک جگہ پہاڑی کی چوٹی پر جس کا نام اس نے سان سیمن (San Simeon) رکھا کیمپ لگا کر ایام گزارنے لگا ان کیمپوں میں بھی جو ایک گاؤں کا سماں پیدا کرتے تھے تعیش کا ہر قسم کا سامان موجود تھا۔

اس کے باپ کی وفات کے بعد جب اس کی ماں بھی فوت ہوگئی تو ساری جائیداد ہرسٹ کے قبضہ میں آگئی علاوہ کئی سو ایکڑ زمین کے 11 ملین ڈالرز اسے کیش میں ملے چنانچہ اس نے اس پہاڑی پر ایک عالی شان محل تعمیر کرنے کا ارادہ کیا جس کے لئے اس نے سول انجینئرنگ میں آرکیٹیکٹ کی ڈگری حاصل کر کے آئی ہوئی مس جو لیا مورگن (Miss Julia Margan) کی سروسز حاصل کیں اور سان سیمن (San Simeon) مقام پر ایک عالی شان عمارت کا ڈیزائن تیار کرنے کے لئے کہا۔ آخر اس نے بہت محنت اور غور و خوض کے بعد 1919ء میں ایک عالی شان محل کا ڈیزائن تیار کیا جو ولیم ہرسٹ کو بہت پسند آیا اور 1919ء میں ہی اس عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔

اس پہاڑی پر عمارتی سامان لے جانا جان جوکھوں کا کام تھا لہٰذا اس کے لئے ٹرک تیار کئے گئے جن کو زنجیروں سے باندھا جاتا اور ان کو گھوڑے کھینچ کر اوپر لے جاتے۔

وہاں پہلے تین مہمان خانے تعمیر کئے گئے A.B.C جن میں ولیم ہرسٹ آ کر قیام کرتا پھر مین بلڈنگ تعمیر ہوئی جس کا نام Casa Grande رکھا گیا اس عمارت میں جو چار منزلہ ہے 115 کمرے تعمیر کئے گئے جو تقریباً 45000 مربع فٹ میں واقع ہے اس میں بھی مہمانوں کے لئے 26 بیڈ روم 22 غسلخانے 14 ڈرائنگ روم اور ایک ڈائننگ روم ہے جو 2000 مربع فٹ میں واقع ہے 2 لائبریریاں ہیٹ پر آگ جلانے کے لئے اور کمروں کو گرم رکھنے کے لئے 30 انگیٹھیاں ہیں ایک فلم تھیٹر بھی ہے پھر مزید یہ کہ ملازمین اور خدمت گزاروں کے لئے الگ ایک ونگ تعمیر کیا گیا جس میں 12 بیڈ روم 10 غسلخانے اور 7 بڑے کمرے جو ملازمین کے کام آتے۔

900 مربع فٹ تہہ خانہ میں 9 بڑے کمرے ہیں۔ دو سوئمنگ پول بنائے گئے ایک عمارت کے اندر جو کافی گہرائی میں ہے اور ایک عمارت سے باہر

اسی طرح ایک ٹینس کورٹ ہے جو ڈیڑھ میل میں پھیلی ہوئی ہے اسی طرح ایک چھوٹا چڑیا گھر بھی بنایا گیا جس میں مختلف قسم کے جانور جمع کئے گئے۔

ولیم ہرسٹ کو پرانی اور قدیمی اشیاء کے جمع کرنے کا شوق تھا لہٰذا اس نے مختلف ممالک سے تاریخی عجائب گھروں سے حاصل کئے آرٹس کا سامان منگوایا۔ مختلف قسم کی پینٹنگز کے نمونے اکٹھے کئے چھتوں (Ceiling) کے نمونے۔ ملبوسات اور قالینیں وغیرہ منگوا کر اس قلعہ کی زینت بنائے گئے یہ اشیاء زیادہ تر سپین۔ فرانس۔ یونان وغیرہ سے 1920ء سے 1930ء کے درمیان حاصل کی گئیں اس وجہ سے اس کا نام Hearst the Collector پڑ گیا یعنی جمع کرنے والا ہرسٹ۔ ولیم ہرسٹ کی 14 اگست 1951ء کو 88 سال کی عمر میں وفات ہوئی اس نے اپنی وصیت میں جو 125 صفحات پر مشتمل تھی 220 ملین ڈالرز تو اپنی فیملی کے لئے ٹرسٹ میں چھوڑے باقی ساری جائیداد کیلیفورنیا ریاست کے ایک خیراتی ادارہ کے نام لکھ دی۔ جس کو بعد میں ہرسٹ فاؤنڈیشن Hearst Foundation کا نام دے دیا گیا۔

ہرسٹ کی وفات کے چھ ماہ بعد مس جولیا مورگن آرکیٹیکٹ بھی سان فرانسسکو میں وفات پا گئیں جس سے اس قلعہ میں مزید تعمیراتی کام رک گیا۔

1957ء میں ہرسٹ فاؤنڈیشن نے قلعہ اور San Simeon اسٹیٹ کے تمام حقوق کیلیفورنیا ریاست کو تفویض کر دیئے جون 1958ء کو حکومت کی طرف سے اسے ایک سیرگاہ کے طور پر عام لوگوں کے لئے کھول دیا گیا 1960ء میں زائرین کی تعداد 312000 تک پہنچ گئی اور اس میں ہر سال اضافہ ہوتا رہا اور اب ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ اسے دیکھنے آتے ہیں۔

حکومت نے زائرین کی سہولت کے لئے قلعہ اور سان سیمن پہاڑی کے دامن میں 5 میل کے فاصلہ پر سٹاف وغیرہ مقرر کر کے دفاتر کھول دیئے ہیں جہاں سے سیاحوں کو تمام معلومات مہیا کی جاتی ہیں پھر وہاں سے بس سروس شروع کی گئی ہے جو زائرین کو 5 میل کا فاصلہ طے کر کے پہاڑی اور قلعہ تک لے جاتی اور واپس لاتی ہے۔

غرضیکہ قلعہ ہرسٹ ایک نہایت ہی دیدہ زیب اور ٹیکنالوجی کا ایک شاہکار ہے۔ اس کے در و دیوار اور اس کی چھتوں کی بناوٹ اور نقش و نگار اور اس کے فرشوں پر بچھے ہوئے رنگا رنگ قالین اور ان پر سجے ہوئے صوفے اور فرنیچر یہ سب چیزیں قابل دید اور قابل ستائش ہیں اور ولیم ہرسٹ اور مس جولیا مورگن کی ذہنی اور فکری استعدادوں کی منہ بولتی تصویر ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34360 میں Iin Solihin ولد Mr. Atma پیشہ تجارت عمر 49 سال بیعت 1973ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 11-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ 72 مربع میٹر جابر انڈونیشیا مالیتی 5000000/- روپے۔ 2- زمین برقبہ 3200 مربع میٹر واقع Cicakra مالیتی 8000000/- روپے۔ 3- زمین برقبہ 250 مربع میٹر واقع Cicakra مالیتی 1000000/- روپے۔ 4- چاول کا کھیت واقع Cicakra رقبہ 1100 مربع میٹر مالیتی 3850000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 600000/- روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 750000/- روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Iin Solihin ولد Mr. Atma انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Supriatna ولد E. Abdullah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Surahman پسر موصی

مسل نمبر 34361 میں Mrs. Nasirah زوجہ Mr. Iin Solihin پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت 1980ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 11-2-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ 87 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 5000000/- روپے۔ 2- زمین برقبہ 2400 مربع میٹر واقع Cicakra انڈونیشیا مالیتی 6000000/- روپے۔ 3- چاول کا کھیت برقبہ 600 مربع میٹر واقع Cicakra انڈونیشیا مالیتی 1500000/- روپے۔ 4- حق مہر 50000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 45000/- روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا (2'3) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs. Nasirah زوجہ Mr. Iin Solihin جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Abas ولد Edi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Jamaludin پسر موصیہ

مسل نمبر 34362 میں Mr. Surahman ولد Mr. Iin Solihin پیشہ تجارت عمر 27 سال بیعت 1992ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 11-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- موٹر سائیکل مالیتی 7000000/- روپے۔ 2- Kiosk رقبہ 12 مربع میٹر مالیتی 5000000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000000/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 400000/- روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 2 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد Mr. Surahman ولد Mr. Iin Solihin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Mr. Iin Solihin والد موصی گواہ شد نمبر 2 Sutisna ولد A. Wermawan انڈونیشیا

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

نکاح

مکرم حافظ احمد انور صاحب استاذ مدرسۃ الحفظ ربوہ لکھتے ہیں میرے بھائی مکرم محمد احسن قریشی صاحب ابن مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر بیت المال آمد کا نکاح ہمراہ مکرمہ نادیہ کنول صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد چودھری صاحب بیت مبارک ربوہ میں مورخہ 26-اگست 2002ء کو بعد نماز عصر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا- احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر رشید احمد آفتاب صاحب صدر جماعت بھلوال کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے ان کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

مکرم ظفر اقبال ڈوگر صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ برکت لکھتے ہیں میری اہلیہ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہیں- اور I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں - اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے-

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام فاخرہ منیر احمد بنت چوہدری منیر احمد داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ زوجہ منور احمد ساکن چک 145/10-R جہانیاں ضلع خانیوال حال جرمنی سے تبدیل کر کے فاخرہ احمد رکھ لیا ہے- آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

فاخرہ احمد- حال مکان نمبر 26/1 دارالفضل ربوہ

گمشدہ سند

خاکسار کے نام کی جاری کردہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کی سند نمبر 010204 رولنمبر 1589 امتحان کریش پروگرام منعقدہ مارچ 1981ء کہیں گم ہوگئی ہے- اگر کسی کو ملے تو خاکسار کو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں-

عبدالرزاق معرفت چوہدری فتح محمد مرحوم مکان نمبر 9/16 دارالرحمت وسطی ربوہ فون 212199 موبائل: 0333-6362906

تقریب آمین

مکرم عبدالسلام اسلام صاحب دارالفتوح ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی نواسی فوزیہ محمود صاحبہ بنت خالد محمود صاحب حال مقیم جرمنی نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک ختم کر لیا ہے- جملہ قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے اس چھوٹی عمر میں قرآن کریم ختم کر لینے کو آئندہ دینی' دنیاوی اور علمی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین-

تربیتی پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے حلقہ جات میں سہ روزہ تربیتی پروگرامز منائے جارہے ہیں جو کہ خدام کی روحانی' علمی' ورزشی اور تربیتی بیداری کا باعث بن رہے ہیں چند پروگرامز کی فہرست حسب ذیل ہے:-

دارالرحمت شرقی راجیکی مورخہ 9 تا 11 جولائی 2002ء مہمان خصوصی مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب حاضری 120 رہی-

دارالنصر غربی اقبال مورخہ 12 تا 14 جولائی' مہمان خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب حاضری 225-

نصرت آباد 19 تا 21 جولائی مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب حاضری 80-

ناصر آباد شرقی 16 تا 18 جولائی' مہمان خصوصی مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب حاضری 180-

اقامتہ الظفر وقف جدید ہفت روزہ پروگرام مہمان خصوصی مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب حاضری 50-

کوارٹرز تحریک جدید 29 تا 31 جولائی' مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب حاضری 135-

دارالفتوح شرقی 4 تا 6-اگست' مہمان خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب حاضری 138 کیمپنگ بھی کی گئی-

ناصر آباد جنوبی 5 تا 7 اگست' مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب حاضری 142-

دارالرحمت وسطی 10 تا 12-اگست' مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب حاضری 85-

بیوت الحمد کالونی 9 تا 11 اگست مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کیمپنگ بھی کی گئی- 180 حاضری رہی-

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ	30-اگست	زوال آفتاب	1-09
☆ جمعہ	30-اگست	غروب آفتاب	7-38
☆ ہفتہ	31-اگست	طلوع فجر	5-16
☆ ہفتہ	31-اگست	طلوع آفتاب	6-41

کسی کے الیکشن میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ اگر کسی کے کاغذات نامزدگی منظور ہو جاتے ہیں تو حکومت اس کے الیکشن میں رکاوٹ نہیں ڈالے گی-

متحدہ مجلس عمل کا ٹرین مارچ متحدہ مجلس عمل کے ٹرین مارچ کا پہلا مرحلہ راولپنڈی سے لاہور ریلوے اسٹیشن پر اختتام پذیر ہوا-

ٹرین مارچ کی مخالفت پنجاب حکومت نے متحدہ مجلس عمل کے ٹرین مارچ کے خلاف خود کسی قانونی کارروائی کی بجائے الیکشن کمیشن سے رجوع کر لیا ہے- پنجاب حکومت نے الیکشن کمیشن کو لکھا ہے کہ یہ مارچ کوڈ آف کنڈکٹ کی واضح خلاف ورزی اور خلاف قانون ہے-

انتخابات نہیں لڑنے دینگے گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ جن کے خلاف کرپشن کے مقدمات ہیں انہیں انتخابات نہیں لڑنے دینگے-

نئے ووٹروں کے اندراج پر پابندی الیکشن کمیشن نے نئے ووٹروں کے اندراج پر پابندی لگادی ہے- اس فیصلے کی روشنی میں اب کسی نئے ووٹر کا نام انتخابی فہرست میں درج نہیں کیا جائے گا-

دھاندلی ہوسکتی ہے پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے چیف الیکشن کمشنر کو ایک خط میں حکومت کی جانب سے الیکشن میں مبینہ طور پر دھاندلی کی کارروائیوں سے آگاہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ الیکشن کے قوانین کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لیا جائے-

11 ستمبر کو دہشت گردی کا خطرہ ڈائریکٹر جنرل رینجرز سندھ نے انکشاف کیا ہے کہ 11 ستمبر کو امریکہ میں ہونے والے حملے کے ایک سال پورا ہونے کے بعد دہشت گرد کراچی میں حساس مقامات اور عبادت گاہوں کو نشانہ بنا سکتے ہیں-

پشاور سے 12 گرفتار پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں اور ایف بی آئی کی ٹیم نے پشاور میں ایک مذہبی تنظیم کے دفتر پر چھاپہ مار کر 12 افراد گرفتار کر لئے ہیں- گرفتار ہونے والوں کا تعلق القاعدہ سے تھا جو پاکستان میں حساس مقامات پر دہشت گردی کی منصوبہ بندی کر رہے تھے-

پاکستان کو میزائل ٹیکنالوجی نہیں دی چین نے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے کہ اس نے پاکستان کو ایٹمی میزائل کیلئے ساز وسامان یا میزائل ٹیکنالوجی فراہم کی ہے- چین کے محکمہ آرمز کنٹرول کے ڈائریکٹر جنرل لیو جی نے نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایسی خبریں بے بنیاد ہیں-

عراق پر حملے کا فیصلہ نہیں کیا- بش بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ عرب اور دیگر ممالک نے امریکہ کے عراق پر حملے کرنے کے ارادے نرم کر دیئے ہیں- عرب ملکوں نے عراق پر حملے کیلئے امریکی نائب صدر کے بیان پر شدید ردعمل ظاہر کیا اور کئی عرب ممالک نے مخالفت کی- امریکی صدر بش سے ٹیکساس میں سعودی سفیر نے ملاقات کی تو امریکی صدر نے اپنا لہجہ نرم کیا اور کہا کہ عراق پر حملے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا- بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق شام کے صدر بشر الاسد نے عراق پر امریکی حملے کی مخالفت کی ہے اسی طرح ایک اعلیٰ سعودی اہلکار کے مطابق کوئی بھی ملک عراق کے خلاف امریکی کارروائی کی حمایت نہیں کر رہا- ادھر امریکی وزیر دفاع رمز فیلڈ نے کیلیفورنیا میں فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراق کے خلاف کارروائی کیلئے بین الاقوامی رائے کی ضرورت نہیں- صدر بش نے صدام حسین کے خلاف کارروائی کو امریکہ کے مفاد میں سمجھا تو وہ ضرور ایسا کرینگے-

بش کا جنگی جنون ایران کے صدر خاتمی نے کہا ہے کہ امریکی صدر بش کا جنگی جنون امریکہ کو تباہ کر دے گا- ایران پر حملے سے پوری دنیا کو نقصان پہنچے گا- امریکہ اگر اپنے مفادات کا تحفظ چاہتا ہے تو پھر ایران پر حملہ کرنے کی غلطی نہ کرے- اگر حملہ کیا تو ایرانی قوم اپنی آزادی و خودمختاری کیلئے خون کا آخری قطرہ تک بہادے گی-

القاعدہ کے لیڈر ایران میں امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے عرب انٹیلی جنس ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ القاعدہ کے دو رہنما مصر کے سیف العادل اور محفوظ ولید درجنوں جنگجوؤں کے ساتھ ایران میں ہیں- اور حملے کے منصوبے بنا رہے ہیں- ایران کی حکومت نے اس خبر کی تردید کی ہے-

اسرائیل فلسطین مذاکرات منسوخ اسرائیلی وزیر دفاع اور فلسطینی وزیر داخلہ عبدالرزاق یحییٰ کے درمیان ہونے والی ملاقات غزہ میں ہونے والے اسرائیلی حملے کی وجہ سے منسوخ کر دی گئی ہے- غزہ کے جنوبی علاقے میں اسرائیلی فوج گیارہ بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کی مدد سے داخل ہوئی- کارروائی میں بحریہ اور فضائیہ نے بھی حصہ لیا- چند گھنٹوں میں فوج واپس چلی گئی- اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ کارروائی ساحلی علاقے میں سمگلنگ پر کی گئی-

امریکی فوج پر حملہ کرینگے قبائلی عوام نے دھمکی دی ہے کہ اگر امریکی فوج نے ان کے علاقے میں القاعدہ کی تلاش کا مشن شروع کیا تو اس پر حملے کئے

جائیں گے۔ گزشتہ دنوں امریکی جنرل نے کہا تھا کہ القاعدہ کی تلاش کا مشن افغانستان کے ہمسایہ ممالک تک وسیع کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے ارکان قبائلی علاقوں میں ہیں۔ امریکی جنرل کے اس بیان پر قبائلی علاقے میں اشتعال پھیل گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

400 خاندانوں کے 1400 سے زائد بچے اس کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ یتامیٰ کی پرورش کیلئے کوئی مخصوص فنڈ نہیں ہے بلکہ اس کی آمد کا واحد ذریعہ تحائف کی وہ رقم ہے جو احباب جماعت روزنامہ الفضل میں اعلان پڑھ کر بھجواتے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس کار خیر میں حسب توفیق ضرور حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی اس حدیث کا مصداق بنائے کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ (آمین)

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 FAX:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کازک جی ٹیبل ڈائز۔ کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شو برا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

داخلہ F.A`F.Sc/I.C.S
نیشنل کالج کی دونوں برانچوں میں گیارہویں جماعت کے داخلے جاری ہیں۔
فون نمبر بوائز کیمپس: 212034
فون نمبر گرلز کیمپس: 213757

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور سکول یونیفارم: (نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کیلئے۔)
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار، اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ فون: 212039

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائیرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں۔
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
دلہن جیولرز
ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دبئی اور ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے۔
Dulhan Jewellers
1-Gold Palace, Defence Chowk, Main Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.
Tel:042-6684032 Mobile:0300-9491442
پروپرائٹر: میاں صغیر اینڈ برادرز

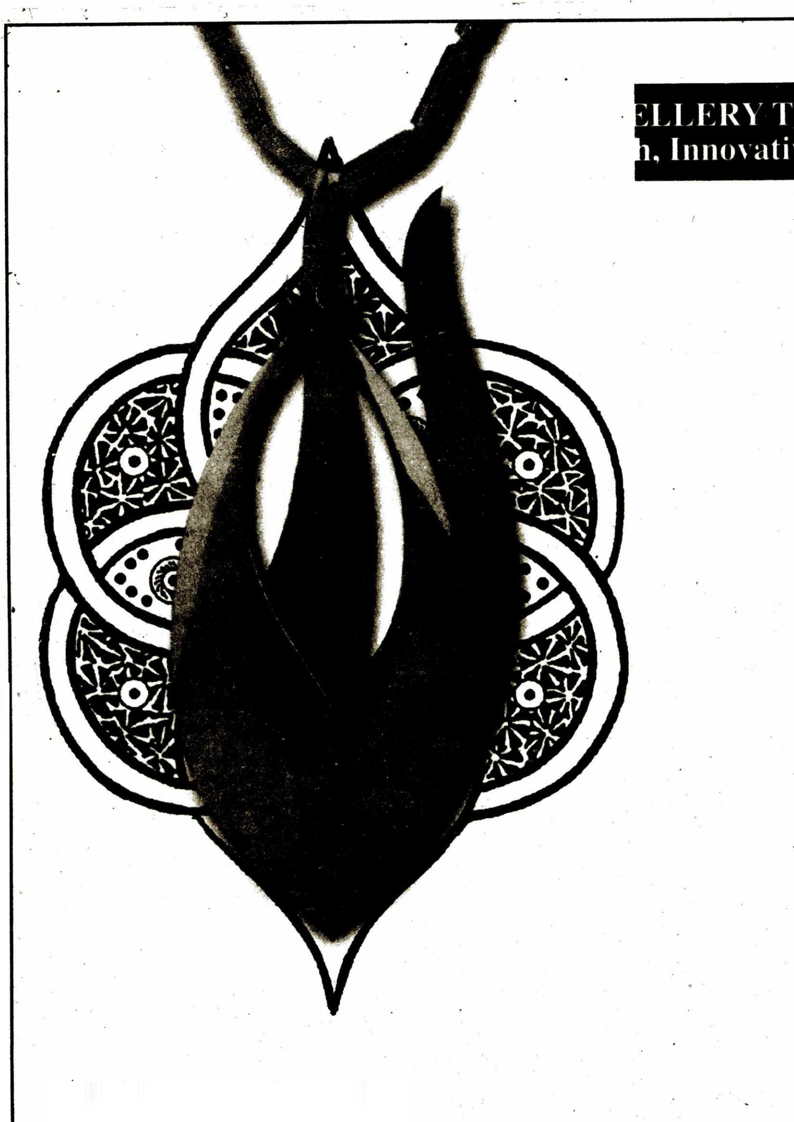

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61